مدنی مراکز(فیضانِ مدینہ)اور شعبہ اَئمّہ مساجِد(بیرون ملک)کے اَئمّہ کے لئے

15 مارچ،2024ء کے جمعۃ المبارک کا

قرآنی بیان

بنام

سعادَت مند کون؟

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ..سعادت مند کی علامات
- ..صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان اور نیکی کی محبّت
- ..رمضانُ المبارک میں ایک ادائے مصطفےٰ

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ

Islamic Research Center

(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

دُرُود نہ پڑھنے والا بد بخت ہے

سُلطانِ مکہ، تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ❁جس نے ماہِ رمضان کو پایا اور اس کے روزے نہ رکھے وہ شخص شَقِی (یعنی بدبخت) ہے ❁جس نے اپنے والدین یا کسی ایک کو پایا اور ان کے ساتھ اچھا سلوک نہ کیا وہ بھی شَقِی (یعنی بدبخت) ہے ❁اور جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اس نے مجھ پر دُرُود نہ پڑھا وہ بھی شَقِی (یعنی بدبخت) ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْکَرِیْم (اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے):

وَ اَمَّا الَّذِیْنَ سُعِدُوْا فَفِی الْجَنَّةِ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ عَطَآءً غَیْرَ مَجْذُوْذٍ ۝۱۰۸

(پارہ:12، ہود:108)

ترجمہ کنزُالعِرفان: اور وہ جو خوش نصیب ہوں گے وہ جنّت میں ہوں

1 ... معجم اَوسط، جلد:3، صفحہ:62، حدیث:3871۔

گے۔ ہمیشہ اس میں رہیں گے جب تک آسمان وزمین رہیں گے مگر جو
تمہارا رب چاہے یہ ایسی بخشش ہے جو کبھی ختم نہ ہو گی۔

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْم صلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

احادیثِ کریمہ کے مطابِق ❁ رمضانُ المبارک کی پہلی ہی رات سے آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور آخری رات تک بند نہیں ہوتے ❁ جو بندہ ماہِ رمضان کی رات میں نماز پڑھتا ہے، اللہ پاک اس کے ہر سجدے کے بدلے اس کے لئے 1500 نیکیاں لکھتا ہے اور اس کے لئے جَنَّت میں سُرخ یاقوت کا گھر بناتا ہے ❁ اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب رمضانُ المبارک کی پہلی رات آتی ہے تو اللہ پاک میری اُمَّت کی طرف رحمت کی نظر فرماتا ہے اور جس کی طرف اللہ پاک نظرِ رحمت فرمائے، اسے کبھی بھی عذاب نہ دے گا[1] ❁ رمضانُ المبارک میں افطار کے وقت روزانہ 10 لاکھ گنہگاروں کی مغفرت کر دی جاتی ہے اور شبِ جمعہ اور روزِ جمعہ (یعنی جمعرات کو سورج غروب ہونے سے لے کر جمعہ کو سورج غروب ہونے تک) ہر ہر گھڑی میں 10،10 لاکھ کی مغفرت کر دی جاتی ہے اور یہ سب مغفرت پانے والے وہ ہیں جن پر جہنّم واجِب ہو چکی تھی۔[2] پھر جب رمضانُ المبارک کی 29 وِیں رات آتی ہے تو مہینے بھر میں جتنے جہنّم سے آزاد کئے گئے تھے، ان کے مجموعے کے برابر اس ایک رات میں آزاد کر دیئے جاتے ہیں۔[3]

1... شُعَبُ الْاِیْمَان، الباب الثالث والعشرون فی الصیام، جلد:3، صفحہ:303، حدیث:3603۔
2... شُعَبُ الْاِیْمَان، الباب الثالث والعشرون فی الصیام، جلد:3، صفحہ:336، حدیث:3694۔
3... کَنْزُ الْعُمَّال، جزء:8، جلد:4، صفحہ:219، حدیث:23702 ملتقطًا۔

سُبْحٰنَ اللہ! کیاشان ہے رمضانُ المبارک کی...!! اللہ پاک ہمیں ماہِ رمضان کی برکتیں لوٹنے، اس ماہِ ذِیشان کا خُوب احترام کرنے اور خوب خوب نیکیاں کمانے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آیتِ کریمہ کی وضاحت

پیارے اسلامی بھائیو! رمضانُ المبارک ملنا بھی بہت بڑی رحمت اور سعادت ہے، البتہ بڑا محروم ہے وہ بندہ جو ماہِ رمضان کو تو پائے مگر اس میں نیک کام کرکے اپنی بخشش نہ کروا سکے۔ ہم نے ابتدا میں پارہ:12، سُورۂ ہُود کی آیت:108 سننے کی سَعادت حاصِل کی، سُورۂ ہُود کے اس مقام پر (یعنی آیت:108 اور اس سے پہلے کی چند آیات میں) لوگوں کی 2 قسمیں بیان کی گئی ہیں، ارشاد ہوتا ہے:

فَمِنْهُمْ شَقِیٌّ وَّ سَعِیْدٌ ﴿۱۰۵﴾ (پارہ:12، ہود:105)	ترجمہ کنزُالعِرفان: تو ان میں کوئی بدبخت ہو گا اور کوئی خوش نصیب ہو گا۔

یعنی قیامت کے دِن لوگوں کی 2 ہی قسمیں ہوں گی: (1): شَقِی یعنی گنہگار و بدبخت و محروم بندہ (2): سَعادت مند بندہ۔[1] مطلب یہ کہ قِیامَت کے دِن حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام سے لے کر قِیامَت تک آنے والے سب لوگ جو جمع ہوں گے، ان کے 2 ہی گروہ ہوں گے، ایک وہ جو شقی ہیں، دوسرے وہ جو سَعِیْد ہیں۔ ان کا الگ الگ انجام کیا ہو گا؟ اللہ پاک نے فرمایا:

1...حاشیہ شیخ زادہ علی تفسیر بیضاوی، پارہ:12، سورۂ ھود، زیر آیت:105، جلد:4، صفحہ:698 خلاصۃً۔

ترجمہ کنزُالعِرفان	
تو جو بدبخت ہوں گے وہ تو دوزخ میں ہوں گے، وہ اس میں گدھے کی طرح چلائیں گے۔	فَاَمَّا الَّذِیْنَ شَقُوْا فَفِی النَّارِ لَهُمْ فِیْهَا زَفِیْرٌ وَّ شَهِیْقٌ ﴿۱۰۶﴾ (پارہ:12، ہود:106)

یعنی جن پر بد بختی غالِب آگئی اور ان کے لئے جہنّم کا فیصلہ کر دیا گیا تو وہ جہنّم میں رہیں گے اور جہنّم میں ان کا حال یہ ہو گا کہ وہ گدھے کی طرح چِلّائیں گے۔[1]

اللہُ اکبر! اللہ پاک ہمیں اس حالِ بے حال سے محفوظ فرمائے۔

قِیامت کے دِن دوسری قسم کے لوگ جو **سعید** ہوں گے، ان کا انجام کیا ہو گا؟ اللہ پاک فرماتا ہے:

ترجمہ کنزُالعِرفان	
اور وہ جو خوش نصیب ہوں گے وہ جنت میں ہوں گے۔ ہمیشہ اس میں رہیں گے جب تک آسمان وزمین رہیں گے مگر جو تمہارا رب چاہے یہ ایسی بخشش ہے جو کبھی ختم نہ ہو گی۔	وَ اَمَّا الَّذِیْنَ سُعِدُوْا فَفِی الْجَنَّةِ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ عَطَآءً غَیْرَ مَجْذُوْذٍ ﴿۱۰۸﴾ (پارہ:12، ہود:108)

یعنی جو سَعادَت مند ہوں گے، وہ ہمیشہ ہمیشہ جنّت میں رہیں گے اور بعض وہ گنہگار مسلمان جو اپنے گُناہوں کی وجہ سے کچھ عرصہ جہنّم میں رہیں گے، پِھر انہیں بھی جنّت میں داخِل کر دیا جائے گا۔ یہ اللہ پاک کی عطا، اس کی عِنایت ورحمت ہے جو کبھی ختم نہ ہو گی۔[2]

1... تفسیر صراط الجنان، پارہ:12، سورۂ ھود، زیر آیت:106، جلد:4، صفحہ:498۔

2... تفسیر صراط الجنان، پارہ:12، سورۂ ھود، زیر آیت:108، جلد:4، صفحہ:501 خلاصۃً۔

سعادت مند کی علامات

پیارے اسلامی بھائیو! ان آیاتِ کریمہ سے ہمیں سیکھنے کو ملتا ہے کہ کامیاب وہ ہے جو روزِ قیامت سَعَادت مند ہو گا، جو سَعَادت مند نہیں، شَقِی ہے، بدبخت ہے، وہ جہنّم کا حقدار ہو جائے گا۔ اللہ پاک ہمیں ایسی مَحرومی سے محفوظ فرمائے، رمضانُ المبارَک تشریف لے آیاہے، ہمیں چاہئے کہ اس مُبارَک مہینے کی برکت سے خُود کو سَعَادت مند لوگوں میں داخِل کرنے کی کوشش کریں۔ سَعَادت مند کون ہوتا ہے؟ ایسے خوش بخت بندے کی علامات کیا ہیں؟ یہ ہم سُن لیتے ہیں اور سُن کر ہم نے کوشش کرنی ہے کہ یہ علامات، یہ سَعَادت مندوں والے انداز اپنا کر ہم بھی خُود کو سعید لوگوں میں شامِل کریں۔

(1): نیکی کی محبّت

سَعَادت مند بندے کی پہلی نشانی یہ ہے کہ اسے نیک کاموں کی محبّت عطا کی جاتی ہے۔

صحابیِٔ رسول حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک دِن ہم بارگاہِ رسالت میں حاضِر تھے، اتنے میں ایک شخص آیا، اس نے جب ہمیں دیکھا تو اپنی سُواری سے اُترا اور پیدل چلتے ہوئے بارگاہِ رِسالت میں حاضِر ہوا اور عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! میں 9 دِن کی دُوری سے آیاہوں مگر آیااس طرح ہوں کہ میں نے یہ رستہ 6 دِن میں طے کیا، میں دِن میں پیاسا رہا، راتوں کو جاگتا رہا(یُوں میں نے تیزی سے سَفَر کیا تاکہ جلد از جلد آپ کی خِدْمت میں پہنچ جاؤں، یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم!) میرے آنے کا مقصد اَصْل میں 2 سُوال ہیں، جنہوں نے میری نیند اُڑا رکھی ہے، بس میں ان کے جواب چاہتاہوں۔

پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اس خوش نصیب مُسَافِر کا نام پوچھا،

کہا: اَنَازَیْدُ الْخَیْلِ یعنی میں گھوڑے والا زید ہوں۔ رسولِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بَلْ اَنْتَ زَیْدُ الْخَیْرِ (یعنی تم گھوڑے والے زید نہیں) بلکہ بھلائی والے زید ہو۔ پھر فرمایا: پوچھو کیا پوچھنا ہے؟ اب اُن صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ نے ایک انوکھا سُوال پوچھا، عرض کیا: (1): ایک ہے وہ بندہ جو اللہ پاک کو پسند ہے، اس کی نشانی کیا ہے (2): اور دوسرا یہ کہ وہ بندہ جسے اللہ پاک پسند نہیں فرماتا، اس کی نشانی کیا ہے۔

یہ ایک انوکھا سَاسُوال تھا، قربان جایئے! غیب کی خبریں جاننے والے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے عِلْم پر، جیسے سُوال انوکھا تھا، آپ نے جواب بھی نِرالا ہی عطا فرمایا، ارشاد فرمایا: اے زید! تم نے صبح کس کیفیت میں کی تھی؟ عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! صبح جب کی تو میری کیفیت یہ تھی کہ ❁میری دِل میں نیکی کی اور نیک لوگوں کی محبّت تھی ❁میرا دِل چاہتا تھا کہ میں نیک کام کروں ❁ پھر جو نیکی مجھ سے رہ گئی، میں نہ کر پایا، مجھے اس پر دُکھ ہوا اور جو نیکی میں کر پایا، چاہے وہ تھوڑی تھی یا زیادہ، مجھے اس پر ثواب ملنے کا یقین ہو گیا۔

(یعنی یہ کُل 3 کام ہیں: (1): نیکی سے اور نیک لوگوں سے محبّت (2): نیک کام کرنے کی چاہت (3): اگر کوئی نیکی نہ ہو پائی تو اس پر دُکھ ہونا)۔ رسولِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت زید الخیر رَضِیَ اللہُ عنہ کا جواب سُن کر فرمایا: ھِیْہِ! ھٰذِہٖ عَلَامَۃُ اللّٰہِ فِیْمَنْ یُّرِیْدُ یعنی یونہی بات ہے، یہی اس شخص کی علامت ہے جسے اللہ پاک پسند فرماتا ہے اور اللہ پاک کے ناپسندیدہ بندے کی علامت یہ ہے کہ اگر تجھ سے بھلائی کا ارادہ نہ کیا جاتا تو تمہارے لئے اس کے اُلٹ کام آسان ہو جاتے، پھر اللہ پاک کو کچھ پروا نہ تھی کہ تم کس وادِی میں

ہلاک ہوتے ہو۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! معلوم ہوا: اللہ پاک کا پسندیدہ بندہ، نیک اور سعادت مند بندہ وہ ہے جس میں یہ 3 نشانیاں ہوں (1): وہ نیکی سے بھی محبّت کرتا ہو اور نیک لوگوں سے بھی محبّت کرتا ہو (2): وہ صِرْف نیکوں کی تعریف کرنے پر ہی نہ رہتا ہو بلکہ خُود بھی نیک بننے کی چاہت رکھتا ہو (3): اور تیسری بات کہ اگر خدانخواستہ کسی وجہ سے وہ نیکی نہ کر پائے تو اسے اس محرومی پر دُکھ بھی ہوتا ہو۔ یہ سعادت مند بندہ ہے۔

ایک مختصر نصیحت

اللہ پاک ہمیں بھی نیکی کی محبّت نصیب فرمائے۔ ❁ ہمارے دِل میں نمازوں کا شوق ہو ❁ روزے رکھنے کا شوق ہو ❁ تِلاوت کرنے کا شوق ہو ❁ ذِکْر و دُرُود کا شوق ہو، یقین مانیئے! یہ شوق نصیب ہو جائے تو قسمت چمک جائے گی۔ امام حَسَن بصری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت بڑے ولیُّ اللہ ہیں، آپ سے کسی نے کہا: عالی جاہ! مجھے نصیحت فرمایئے! آپ نے ایک مختصر نصیحت کی، فرمایا: اَعِزَّ اَمْرَ اللهِ حَيْثُمَا كُنْتَ يُعِزُّكَ اللهُ یعنی تم جہاں کہیں بھی ہو، اللہ پاک کے احکام کو عزیز رکھو! اللہ پاک تمہیں عِزّتوں سے نواز دے گا۔[2] حضرت داؤد رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: نیک کام متقی بندے کی خواہش ہوتی ہے، اگر وہ پُورے کا پُورا بھی دُنیا میں ڈوبا ہوا ہو تو ایک نہ ایک دِن اس کی یہ اچھی نیت (یعنی نیک کام کی رغبت) اسے نیک بنا ہی دیتی

---

1 ... السنۃ لابن ابی عاصم، جلد: 1، صفحہ: 296، حدیث: 424۔
2 ... تبصرۃ الغافل، الباب الثالث عشر فی علامۃ السعادۃ... الخ، صفحہ: 291۔

ہے۔[1]

صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان اور نیکی کی محبّت

آج کل ہمارے ہاں تو حالات ذرا اُلٹ ہیں، ہمارے دِل میں دُنیا کی محبّت ہے، ہم اپنا اور دوسروں کا مقابلہ روپے پیسے میں، عزّت و شہرت وغیرہ میں کرتے ہیں، فُلاں اتنے پیسے والا ہے، فُلاں اتنا مشہور و معروف ہے اور ہم جو شوق پالتے ہیں وہ بھی ایسے ہی ہوتے ہیں، میرے پاس مال ہو، دولت ہو، بینک بیلنس ہو، گاڑی ہو، بنگلہ ہو، عام طور پر لوگوں کے بڑے بڑے جو خواب ہوتے ہیں، وہ اسی قسم کے ہوتے ہیں بلکہ ہمارے ہاں تو کامیاب اس کو سمجھا جاتا ہے جو زیادہ پیسے والا ہو یا زیادہ مشہور ہو۔ اس کے بر خِلاف صحابۂ کِرام علیہمُ الرّضوان کا مبارک انداز دیکھئے! یہ لوگ نیکیوں کا شوق رکھنے والے تھے۔ صحابۂ کِرام علیہمُ الرّضوان کے ہاں نیک کاموں میں مُسابَقے ہوتے تھے (یعنی ایک دوسرے کے ساتھ نیکیوں کے مقابلے کئے جاتے تھے کہ کون زیادہ نیکیاں کرتا ہے)۔ **بڑی مشہور روایت ہے،** ایک روز وہ صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان جن کے پاس دُنیوی مال کم تھا، وہ بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے، عرض کیا: یارسولَ الله صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! **ذَھَبَ اَھْلُ الدُّثُورِ بِالْاُجُورِ** یعنی مالدار ہم سے زیادہ اَجَر لے گئے۔ پوچھا: وہ کیسے؟ عرض کیا: وہ بھی نماز پڑھتے ہیں، ہم بھی نماز پڑھتے ہیں، وہ بھی روزے رکھتے ہیں، ہم بھی روزے رکھتے ہیں، اس کے ساتھ ساتھ (چونکہ وہ مال والے ہیں تو) راہِ خُدا میں صدقہ کرتے ہیں (مگر ہم یہ نیکی کر نہیں پاتے)۔ اس پر رسولِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ذِکْرُ الله کی کثرت کا ذہن دیا اور فرمایا کہ تسبیح پڑھنا، اللہُ

---

1 ...جامع العلوم والحکم، الحدیث الاول، صفحہ: 21۔

اکبر کہنا، الحمد للہ کہنا بھی صدقہ ہے (تم یُوں صدقے کا ثواب کما لیا کرو!)۔[1]

دیکھئے! نیکیوں سے کیسی کمال محبّت ہے۔ اللہ پاک ہمیں بھی ایسی محبّت نصیب فرمائے ❁ نیک کاموں کے فضائل پڑھیئے! ❁ مکتبۃ المدینہ کی کتاب ہے: **جنّت میں لے جانے والے اعمال**۔ اس میں نیک کاموں کے فضائل اور فائدے بیان کئے گئے ہیں، اسے پڑھیئے! ❁ نیک لوگوں کی خِدْمت میں بیٹھنے کی عادَت بنایئے! ❁ نیکیاں کرنے کی عادَت بنایئے! ❁ ذِکْر و دُرُود کی کثرت کیجئے! اس کی برکت سے دِل پاک ہو گا، دِل سے گُناہوں کی میل اُترے گی تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! نیکیوں کی محبّت نصیب ہو جائے گی۔

(2): نیک کاموں میں چُستی

پیارے اسلامی بھائیو! سَعَادت مند کی دوسری علامت نیک کاموں میں نشاط (یعنی چستی) ہے۔ یعنی جو بندہ سَعَادت مند ہو، وہ نیک کاموں میں سُستی نہیں کرتا، غفلت نہیں برتتا، نیکیوں میں چستی دکھاتا ہے، **ابھی کرتا ہوں، کل کرتا ہوں، ٹھہر کر کروں گا** جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کیا گیا ہو، وہ ان کاموں میں نہیں پڑتا بلکہ نیکی میں جلدی کرتا ہے، چُستی دکھاتا ہے۔

ہم نے رمضانُ المبارک سعادتوں کے ساتھ گزارنا ہے، اس کے لئے یہ کام بھی لازمی کرنا ہے: نیکی کے کام میں سُستی نہیں کرنی، چستی دکھانی ہے۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ ؕ (پارہ:2، البقرۃ:148) | ترجمہ کنزُالعِرفان: تو تم نیکیوں میں آگے نکل جاؤ

1... مسلم، کتاب الزکاۃ، باب بیان ان اسم الصدقۃ... الخ، صفحہ:362، حدیث:1006۔

ایک اور مقام پر فرمایا:

وَسَارِعُوْۤا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَۙ(۱۳۳)

(پارہ:4، آل عمران:133)

ترجمہ کنزُالعِرفان: اور اپنے رب کی بخشش اور اس کی جنت کی طرف دوڑو جس کی وسعت آسمانوں اور زمین کے برابر ہے۔ وہ پرہیز گاروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔

ان آیاتِ کریمہ میں ہمیں یہ حکم دیا گیا کہ ہم نیک کاموں کی طرف، جنّت کی طرف دوڑ کر پہنچیں، اس میں سُستی نہ کریں۔

رمضانُ المبارک میں ایک ادائے مصطفےٰ

بالخصوص رمضان المبارک کے متعلق تو پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی یہ ادا بیان کی گئی ہے، مسلمانوں کی پیاری اَمّی جان سیدہ عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عنہا فرماتی ہیں: كَانَ رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ اَحْيَا اللَّيلَ، وَاَيْقَظَ اَهْلَهُ، وَجَدَّ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ یعنی جب رمضان المبارک کا آخری عشرہ آتا تو سرکارِ عالی وقار، مکی مَدَنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم راتوں کو عبادت کرتے، اپنے اَہْلِ خانہ کو بھی جگاتے اور عبادت میں خوب کوشش فرماتے اور اس کام کے کے لئے کمر بستہ ہو جایا کرتے تھے۔[1]

یہ جو ادائے مصطفےٰ ہے: نیک کاموں پر کمر بستہ ہو جانا (ہمارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا تو ہر ہر لمحہ ہی نیکیوں میں گزرتا تھا، ایک سیکنڈ کے کروڑ در کروڑویں حصے کے لئے بھی وہاں تو مَعَاذَ الله! سُستی کا تَصَوُّر تک نہیں ہو سکتا، پھر بھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ماہِ رمضان میں عبادت پر کمر بستہ ہو

1... مسلم، کتاب الاعتکاف، باب الاجتہاد فی العشر...الخ، صفحہ:429، حدیث:1174۔

جاتے تھے، تو) یہ ادا ہم نے بھی اپنانی ہے۔

رمضانُ المبارک میں غفلت سے بچئے

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ عالی وقار، مکی مَدَنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے نام کی قسم اٹھائی جاتی ہے! بے شک تم پر ایک بہترین مہینا سایہ کرنے والا ہے، یہ وہ مہینا ہے کہ مسلمانوں کے پاس اس سے بہتر مہینا نہیں آتا اور منافقوں کے پاس اس سے زیادہ نقصان دِہ مہینا کبھی نہیں آتا۔ پھر پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے اس فرمانِ عالی شان کی وَضاحت کرتے ہوئے فرمایا: بے شک جب ماہِ رمضان آتا ہے تو مسلمان اپنی قُوَّت کو عبادت کے لئے جمع کرلیتا ہے جبکہ منافق اپنے اوپر غفلت اَوڑھ لیتا ہے، پس یہ مہینا مسلمانوں کے لئے غنیمت اور منافقوں کے لئے بوجھ ہے۔[1]

الحمدُللہ! رمضانُ المبارک کی آمد ہوتی ہے تو مسجدوں میں رونق لگ جاتی ہے، تلاوت کرنے والوں میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے، عبادت گزاروں میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے، وہ لوگ جو پُورا سال نمازوں کی طرف نہیں آتے، انہیں بھی ہدایت ملتی ہے، وہ بھی مسجدوں کی طرف بڑھ جاتے ہیں، البتہ لوگوں کی ایک تعداد ہے جو رمضان المبارک میں بھی غفلت کی چادر اَوڑھ کر رکھتے ہیں، رمضانُ المبارک میں بھی مسجدوں کا رُخ نہیں کرتے، اللہ پاک ہم سب کو نیکیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے، ہم منافقوں والے کاموں سے بچیں، نیکیاں کریں اور نیک بندوں کی پیروی اختیار کریں۔

---

1 ... موسوعہ ابن ابی الدنیا، فضائل شہر رمضان، جلد: 1، صفحہ: 365، حدیث: 16 ملتقطًا۔

رمضانُ المبارک کی بے حرمتی کا وبال

پیارے اسلامی بھائیو! یہاں سے ہم ذرا غور کریں کہ ہمیں ترغیب تو یہ دِلائی جارہی ہے کہ رمضان المبارک میں نیکی نہ کرنا تو دُور کی بات، اس میں سُستی کا مظاہرہ بھی نہیں کرنا، نیکی کرنی ہے اور چُستی کے ساتھ، 10 منٹ ٹھہر کر کرنے کا ذہن بنانے کی بجائے، جلد از جلد کرنے کی کوشش کرنی ہے، دوسری طرف ہمارا حالِ بے حال یہ ہے کہ ہزاروں لوگ ہوں گے، جن کی ماہِ رمضان کی راتیں بھی گُناہوں میں گزر جاتی ہیں۔ یہ انتہائی محرومی کی بات ہے۔ علّامہ اِبْنِ جَوزی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ لکھتے ہیں: **اللہ پاک کے آخری رسول، رسولِ مقبول** صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے **فرمایا:** میرے پاس جبریلِ امین عَلَیہِ السَّلام حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! روزِ قیامت ایک نوجوان کو لایا جائے گا، وہ غمگین ہو گا، رو رہا ہو گا، فرشتے آگ اور لوہے کے گُرزوں (*Iron Rods*) سے اسے ہانک رہے ہوں گے، وہ نوجوان ایک ہزار سال تک اَلْاَمَان! اَلْاَمَان! پکارتا رہے گا لیکن اس کو اَمان نہیں دی جائے گی، پھر اس نوجوان کو ایک ہزار سال کے بعد ربِّ قَہَّار کی بارگاہ میں پیش کر دیا جائے گا، اللہ پاک عذاب کے فرشتوں کو حکم دے گا کہ اسے مُنہ کے بَل جہنم میں ڈال دو! حضرت جبریلِ امین عَلَیہِ السَّلام کا یہ بیان سُن کر حضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے جبریل (عَلَیہِ السَّلام)! یہ کون ہو گا؟ عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! یہ آپ کا ایک امتی ہو گا۔ فرمایا: اس کا گناہ کیا ہے؟ عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! یہ وہ بدنصیب ہے، جس کی زندگی میں رمضانُ المبارک تو تشریف لایا مگر تَوبہ و

اِسْتِغْفار کی بجائے ماہِ رمضان کو گُناہوں میں گزار دیا۔[1]

اللہ کی پناہ! اللہ کی پناہ! اے عاشقانِ رسول! غور تو کیجئے! رمضان المبارک میں گُناہ کر کے اس مقدّس مہینے کی بے حرمتی کرنا کتنا نقصان دِہ ہے...! رمضان المبارک کی بے حرمتی کرنے والے اس سے عبرت لیں، ذرا سوچیں تو سہی...! ہم کب تک اس دنیا میں زندہ رہیں گے؟

ایک دن مَلَکُ الْمَوْت حضرت عزرائیل عَلَیْہِ السَّلام تشریف لائیں گے، ہمارا مال، ہماری دولت، ہمارے رشتہ دار، ہماری اَوْلاد، دوست احباب، کچھ بھی کام نہیں آئے گا، سب دیکھتے رہ جائیں گے، آہ! ہمارے جسم سے رُوح نکال لی جائے گی، پھر غَسَّال کو بلا لیا جائے گا، کفن پہنا دیا جائے گا، آہ! صد کروڑ آہ! پھر دیکھتے ہی دیکھتے نمازِ جنازہ ادا کر کے ہمیں اندھیری قبر میں اتار دیا جائے گا ❁ اللہ نہ کرے! اللہ نہ کرے! اگر ہم نے ماہِ رمضان کی راتیں گُناہوں میں گزار کر ❁ فضولیات میں مشغول رہ کر رمضان المبارک کی بے حُرمتی کی ہو گی ❁ اگر رَبّ ناراض ہو گیا ❁ اس کے سبب قبر میں ہماری پکڑ ہو گئی ❁ روزِ قیامت گرفت ہو گئی تو ذرا سوچئے! ہمارا کیا بنے گا؟ ❁ خدانخواستہ اللہ پاک کی رحمت نہ ملی ❁ شافِعِ محشر، سلطانِ بحر و بَر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت سے محروم رہ گئے تو کیا کریں گے؟

اے عاشقانِ رسول! ابھی موقع ہے، رمضان المبارک تشریف لے آیا ہے، زندگی میں کبھی رمضان المبارک کی بے قدری ہوئی ہے، بے ادبی ہو گئی ہے تو آج ہی توبہ کر لیں اور پکی نِیَّت کر لیں کہ ❁ اس رمضان المبارک کی خوب قدر کریں گے ❁ ماہِ رمضان المبارک کی بے ادبی سے بچیں گے ❁ سارے روزے رکھیں گے ❁ پانچوں نمازیں باجماعت

1...بستان الواعظین، مجلس فی فضل الصیام، خسران المعاصی فی رمضان، صفحہ:188۔

ادا کریں گے ❁ خُوب تِلاوت کریں گے ❁ رمضانُ المبارک میں گناہوں سے بچنے کی بھرپور کوشش کریں گے ❁ غیبت بھی نہیں کریں گے ❁ چغلی بھی نہیں کریں گے ❁ دوسروں کو تکلیف بھی نہیں دیں گے ❁ بَس پُورا ماہِ رمضان نیکیوں میں ❁ عبادت و رِیاضت میں ❁ عاجزی سے توبہ واِسْتِغْفار کرتے ہوئے گزاریں گے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(3): وقت کی قدر کرنا

پیارے اسلامی بھائیو! سَعادت مندی کی تیسری علامت وقت کی قدر کرنا ہے۔ یعنی جو بندہ سَعادت مند ہو، وہ اپنا وقت فضولیات میں، گُناہوں بھرے کاموں میں نہیں گنواتا بلکہ اپنے وقت کی قدر کرتا ہے اور اپنے ہر آیندہ لمحے کو پچھلے سے بہتر بنانے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔ پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَلسَّعَادَۃُ کُلُّ السَّعَادَۃِ طُوْلُ الْعُمُرِ فِیْ طَاعَۃِ اللّٰہِ یعنی مکمل تَرِین سعادت یہ ہے کہ بندے کی عمر لمبی ہو اور وہ اسے اللہ پاک کی فرمانبرداری میں گزار دے۔[1]

یعنی بندے کے پاس وقت زیادہ ہو اور وہ ایک لمحہ بھی ضائع نہ کرے بلکہ اپنا وقت نیکیوں میں گزارتا چلا جائے، ایسا شخص بہت سَعادت مند ہے، کیونکہ یہ زیادہ سے زیادہ نیکیاں کمانے میں کامیاب ہو جائے گا۔ ہمیں بھی چاہئے کہ ہم وقت کی قدر کرنا سیکھیں۔ ابھی رمضانُ المبارک کی گھڑیاں ہیں، یہ مہمان مہینا ہے، آیندہ سال ہم رمضانُ المبارک کو دیکھ پاتے ہیں یا نہیں، اس کی ہمارے پاس کوئی گارنٹی نہیں، اس لئے ہمیں چاہئے کہ

1... مسندِ فردوس، باب السین، جلد:2، صفحہ:346، حدیث:3566۔

سعادت مند بنیں اور ان مبارَک گھڑیوں کی قدر کریں، زیادہ سے زیادہ وقت نیکیوں میں گزارنے کی کوشش کریں۔

نیک لوگ اور وقت کی قدر

ہمارے بزرگانِ دِین وقت کی کس انداز میں قدر کیا کرتے تھے، سنئیے! حضرت عثمان بقلاوِی رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ کثرت کے ساتھ ذِکْرُ اللہ کیا کرتے تھے، آپ فرماتے ہیں: افطار کا وقت مجھ پر بہت بھاری ہوتا ہے، مجھے یُوں لگ رہا ہوتا ہے کہ جیسے ابھی رُوح نکل جائے گی۔ (آپ کو ایسا کیوں لگتا تھا، ذرا تَوَجُّہ سے سنئیے! فرماتے ہیں) چونکہ افطار تو کرنا ہی ہوتا ہے، لہٰذا کچھ نہ کچھ کھانا پڑتا ہے اور اس دوران میں ذِکْرُ اللہ سے محروم رہ جاتا ہوں۔[1]

اَللّٰہُ اکبر! کیا شان ہے...!! اندازہ لگائیے! یہ نیک لوگ وقت کے کتنے قدر دان تھے، چند لمحے ❁ فضولیات میں نہیں ❁ گُناہوں بھرے کاموں میں نہیں ❁ گلیوں بازاروں میں گھومتے ہوئے ❁ موبائل چلاتے ہوئے ❁ سوشل میڈیا وغیرہ پر فضولیات میں پڑے ہوئے ❁ فیس بُک پر فضول میں سکرولنگ کرتے ہوئے ❁ بے فائدہ پوسٹیں پڑھتے ہوئے ❁ دُنیا جہان کے خبرنامے سُنتے ہوئے نہیں بلکہ افطار کے وقت کھانا کھاتے ہوئے ذِکْرُ اللہ سے مَحْرُوم رہ جانے پر انہیں اتنا دُکھ ہوتا تھا۔ دوسری طرف ہمارا حالِ بے حال ہے، ہمارے کئی کئی گھنٹے فضولیات میں بلکہ گُناہوں بھرے کاموں میں گزر جاتے ہیں اور ہمیں اس کی فِکْر تک نہیں ہوتی، ہمیں احساس تک نہیں ہوتا کہ ہم اپنا کتنا قیمتی سرمایہ ضائع کرتے چلے جارہے ہیں۔

---

1 ... قیمۃ الزمن عند العلماء، نماذج رائعۃ من المحافظۃ... الخ، صفحہ: 102۔

قیمتی تَرِین خزانہ

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے یہ قیمتی لمحات بھی انمول ہیرے ہیں، اس لئے ان کی قدر کیجئے! علّامہ اِبْنِ جوزی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت بڑے عالِمِ دِین گزرے ہیں، ایک مرتبہ آپ نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: بیٹا! جان لو! یہ دِن گھڑیوں کا مجموعہ ہیں اور گھڑیاں سانسوں کا مجموعہ ہیں، لہٰذا ہر سانس ایک قیمتی خزانہ ہے، بیٹا...!! بچنا کہ تیرے یہ سانس بے فائدہ نہ گزر جائیں، ورنہ قیامت کے دِن تیرا خزانہ خالی ہو گا اور تُو شرمندہ رہ جائے گا۔[1]

خُلاصۂ کلام

خُلاصۂ کلام یہ ہے کہ قیامت کے دِن لوگ 2 ہی قسم کے ہوں گے:

فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ ﴿۱۰۵﴾ (پارہ:12، ہود:105)

ترجمہ کنزُالعِرفان: تو ان میں کوئی بدبخت ہو گا اور کوئی خوش نصیب ہو گا۔

یعنی ایک شَقِی (بدبخت) اور دوسرے سَعِیْد۔ شَقِی جہنّم میں جائیں گے اور سعادت مندوں کو جنّت نصیب ہو گی، ہم نے کوشش کرنی ہے کہ سَعَادت مند بنیں۔ سَعَادت مند بندے کی مختلف نشانیاں ہیں، مثلاً ۞ جو سعادت مند ہو، وہ نیکیوں سے محبّت کرتا ہے ۞ وہ نیک کام کرنے میں سُستی نہیں دکھاتا، چست رہتا ہے ۞ وہ وقت کی قدر کرتا ہے، فضولیات اور گُناہوں بھرے کاموں میں وقت ضائع نہیں کرتا ۞ اسی طرح دِل کی عاجزی و انکساری ۞ اَوْلیاءُ اللہ کی محبّت ۞ اللہ پاک سے نیک گمان رکھنا ۞ مسلمانوں کی خیر خواہی

1... قیمۃ الزمن عند العلماء، ابن الجوزی، کل نفس خزانۃ...الخ، صفحہ:106-107۔

(یعنی بھلائی چاہنا) ❁ گُناہوں سے بچنا ❁ اور اللہ پاک کی رضا میں راضی رہنا وغیرہ بھی سعادت مند بندے کی علامات میں سے ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ ان باتوں کا لحاظ رکھ کر، اچھے طریقے سے رمضان المبارک گزارنے کی کوشش کریں۔ اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! بہت برکتیں نصیب ہوں گی۔ اللہ پاک ہم سب کو عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

فیضانِ حدیث موبائل ایپلی کیشن

پیارے اسلامی بھائیو! الحمدللہ! **دعوتِ اسلامی** جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے بھی احادیثِ کریمہ کی خِدْمت میں مَصْروف ہے، اس سلسلے میں الحمد للہ! دعوتِ اسلامی کے ***I.T*** ڈیپارٹمنٹ کی طرف بہت ہی پیاری، نِرالی اور بہت فائدہ مند موبائل ایپلی کیشن بنام **فیضانِ حدیث** جاری کی ہے۔ اس ایپلی کیشن میں حدیثِ پاک کی بہت مشہور کتاب ❁ مِشْکٰوۃُ الْمَصَابِیْح اور اس کی آسان اُردو شرح ❁ مِرْاٰۃُ الْمَنَاجِیْح اس کے عِلاوہ ❁ فیضانِ ریاض الصالحین ❁ اَرْبَعِینِ حنفیہ ❁ منتخب حدیثیں اور ❁ اَرْبعینِ نوویہ بھی شامِل ہیں۔

چند اہم خصوصیات: ❁ اس ایپلی کیشن کی مدد سے آپ اَحادیثِ کریمہ کو کتابی صُورت میں (یعنی جلدوں کے اعتبار سے) بھی پڑھ سکتے ہیں اور مختلف موضوعات کے اعتبار سے اپنے مطلوبہ موضوع کا بھی مطالعہ کرسکتے ہیں ❁ **سرچ آپشن** کی مدد سے آپ مکمل کتاب میں یا ایک حدیث میں مختلف الفاظ اور مکمل جملہ بھی سرچ کر سکتے ہیں ❁ حدیثِ پاک کے عربی الفاظ، اس کے ترجمے اور شرح میں الگ الگ بھی سرچ کی جاسکتی ہے ❁ طلبا و عُلَمَا کے لئے اس میں حدیثِ پاک کا عربی متن اعراب کے ساتھ اور اعراب کے بغیر

دیکھنے کی سہولت رکھی گئی ہے ❁ مطالعہ کے نوٹس محفوظ کرنے کے لئے **Favorite** کرنے کا آپشن بھی دیا گیا ہے ❁ اسی طرح اس ایپلی کیشن میں مختلف فاؤنٹس(**Fonts**) اور ❁ اَحادیث شیئرنگ کی سہولت بھی دی گئی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے ایک شرعی مسئلہ عرض کرتا ہوں:

درست کیا ہے؟

(درست شرعی مسئلہ اور عوام میں پائی جانے والی غلط فہمی کی نشاندہی)

مسئلہ: اُلٹی آنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

وضاحت: عوام میں مشہور ہے کہ اُلٹی آنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ یہ ایک عوامی غلط فہمی ہے، یاد رکھئے! روزہ میں خود بخود کتنی ہی قَے (اُلٹی) ہوجائے (خواہ بالٹی ہی کیوں نہ بھر جائے) اِس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

اُلٹی کے سبب روزہ ٹوٹنے کی دو صورتیں: ہاں! الٹی آنے کی کچھ خاص صُورتیں ہیں جن میں روزہ ٹوٹ جاتا ہے، مثلاً ❁ قَے (یعنی الٹی) مُنہ بھر آئی، اگر اس میں سے ایک چنے کے برابر بھی واپَس اندر لوٹا دی تَو روزہ ٹوٹ جائے گا اور ایک چنے سے کم ہو تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔[1] ❁ یونہی اگر الٹی اپنے آپ آئی نہیں ہے بلکہ خُود سے جان بوجھ کر کی، اگر وہ مُنہ بھر کر آئے تو روزہ ٹوٹ جائے گا جبکہ روزہ دار ہونا یاد بھی ہو۔

❁ اسی طرح بعض اَوقات کھٹی ڈکاریں آتی ہیں، ان سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا ❁ کبھی

---

1 ... فیضانِ رمضان، صفحہ:133۔

کبھی کھٹا پانی حلق تک آکر واپس لوٹ جاتا ہے، اس سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔

اللہ پاک ہمیں دُرست اسلامی اَحکام سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَسْمَاءُ الْحُسْنٰی کی برکات (وظیفہ)

یَاقَادِرُ

جو کوئی وُضو کے دوران ہر عضو کو دھوتے ہوئے یَاقَادِرُ پڑھنے کی عادت بنالے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! دشمن اس کو اغوا نہیں کر سکے گا۔[1] اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

1...مدنی پنج سورہ، صفحہ:255۔